لفظ خاتم کا معنی؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

بعض جگہوں پہ خاتم الشعرا، خاتم الکرام ، خاتمۃ المجاہدین، خاتمۃ الحفاظ، خاتمۃ الفقہاء، خاتمۃ المحدثین اور آخر الشعراء وغیرہ کے القاب استعمال ہوئے ہیں،اس سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ خاتم اور آخر سے مراد آخری نہیں بلکہ فضیلت والا ہوتا ہے۔

لیکن یہ استدلال بالکل غلط اور لغت عرب سے ناواقفی پر دلالت کناں ہے، ہر لفظ کا ایک ظاہری معنی ہوتا ہے اور ایک مجازی۔

خاتم کا حقیقی معنی آخری ہے اور مجازاً اس میں کئی معانی داخل ہیں، اب قرائن بتائیں گے کہ مجازی معنی کب مراد لیا جائے اور حقیقی معنی کب مراد لیا جائے؟

خود رسول اللہ ﷺ نے خاتم کا حقیقی معنی مراد لیا ہے، فرمایا : لَانَبِیَّ بَعْدِي ''میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

مزید فرمایا: ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ ''سلسلہ نبوت ختم ہے''۔

نیز فرمایا: إِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ ''نبوت اور رسالت منقطع ہو چکی ہے۔''

رسول اللہ ﷺ کی تصریحات واضح کرتی ہیں کہ خاتم سے مراد آخری نبی ہی ہے۔

اسی طرح اجماع صحابہ، اجماع امت اور ائمہ لغت سب کہتے ہیں کہ خاتم النبیین سے مراد آخری نبی ہے، جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

لہٰذا ظلی ، بروزی، امتی، خلیفہ نبی اور غیر مستقل نبی وغیرہ کی بے بنیاد اصطلاحات قرآن، حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔